ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

الحکم

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۸ | امرت سر ۱۶ - دسمبر ۱۸۹۷ء | جلد ۱

دستور العمل اور ضوابط

۱ - ہر انگریزی مہینے کی ۹ - ۱۶ - ۲۳ - ۳۰ تاریخ کو امرت سر سے شائع ہوگا۔
۲ - جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہئیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف +
۳ - جملہ خط و کتابت و ترسیل زر ڈاکخانہ کے قواعد کے موافق شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پراپرائٹر الحکم امرت سر کے نام ہونی چاہئیے اور انکی ہی دستخطی رسید وغیرہ مصدقہ ہوگی
۴ - اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔ خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات کی نسبت الحکم کو نتیجے ہونے کا تجربہ نہ ہو جاویگا اجرت پر بھی چھاپے نہ جائینگے۔ مینیجر

شرح قیمت حسب ذیل ہے

	سالانہ	ششماہی
۵ - گورنمنٹ اور والیان ریاست سے	[illegible]	[illegible]
ہندوستان سے باہر سے	[illegible]	[illegible]
خاص اور معاونین سے امید معاونت	[illegible]	[illegible]
عام خریداران سے	[illegible]	[illegible]

۶ - مابعد کی کوئی شرط نہیں اور نہ شرح مابعد کسی کے نام اخبار جاری کیا جائیگا۔ پانچواں نمبر بغیر وصول قیمت روانہ نہ ہوگا۔
۷ - ایک ماہ کے اندر جن حضرات سے قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام اخبار بند کر کے چھ ماہ کی قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھ ماہ سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

انسانی کمزوریاں اور اتفاقی مشکلات بارہا انسان کو شرمندہ کرتی ہیں ہم نے ہر چند کوشش کی ہے کہ ناظرین سے اخبار کے بدیر شائع ہونے پر معذرت نہ کرنی پڑے اور باوجودیکہ دوسرے مطبع میں اخبار کا شائع ہونا خود دیر کا موجب ہوتا ہے لیکن تاہم حتی الوسع ہم بروقت شائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - ۹ - دسمبر والا اخبار ابھی چھپنا ہی شروع ہوا تھا کہ یک بیک پتھر ٹوٹ گیا جو نہ صرف پچھلے پرچے کی تحریق کا موجب ہوا - بلکہ ۱۶ - دسمبر کے لئے بھی ہارج ہو گیا - الغرض اسی قسم کی مشکلات نے ہم کو ہر دو نمبر یکجا روانہ کرنے پر مجبور کیا +

مخالفوں کے حوصلے اور ہماری نسبی غیرت

ہم نہایت فخر اور ناز سے ظاہر کرتے ہیں کہ پچھلے دنوں بھیرہ بورڈ سکول بعض ماسٹران اور مدرسوں نے مسلمان طالب علموں کے ساتھ مذہبی مباحثے شروع کر دیے اور ان کے سامنے اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقصیر اور توہین کا اختیار کیا ہے گورنمنٹ کی توجہ کے لئے ہم اس مرتبہ بوجہ عدم گنجائش کچھ نہیں لکھ سکتے - مگر دوسرے وقت ضرور اس پر بحث کرینگے فی الحال ہم کو ایک واجب اظہار اشتہار کا ذکر کرنا ہے جو بقول چودھویں صدی "ایک معزز اور اپنے قوم اور مذہب کے مشید مسلمان" - اور ہمارے مخدوم اور واجب الاحترام مکرم مولوی حکیم فضل الدین صاحب نے اپنی قوم کے بچوں اور اپنے مذہب کی حفاظت کے واسطے دیا - مولوی صاحب کی دینی حرارت اور مذہبی عزت قابل تقلید ہے - بھیرہ میں آپ کے ہاں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے - اور وہ اعانت اسلام کے لئے اپنے تن من دھن کو قربان کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں بہر حال وہ اشتہار یہ ہے +

اشتہار

چونکہ ماسٹر روپی صاحب نے طالب علمان انٹرنس کلاس پر پڑھانے کے وقت دو سوال کئے ہیں اور قرآن شریف سے انکا جواب طلب کیا ہے جو ذیل - کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار ہیں ؟ دوم کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متقی ہیں ؟ اس لئے اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی سننا چاہے ۵ - دسمبر ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ وقت ساڑھے تین بجے سہ پہر مسجد قاضیانوالی میں اس لیکچر کے سننے کے لئے آجاوے کسی مذہب والے کو آنے سے ممانعت نہ ہوگی - ہاں جوتا اور بوٹ اتارنا ہوگا - ۴ دسمبر ۱۸۹۷ء المشتہر فضل الدین -

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے مخدوم مفصل حالات بھیج کر ہم کو مشکور فرماوینگے - خدا تعالیٰ مولوی صاحب کی ہمت اور ارادوں میں برکت دے اور انہیں روح القدس سے مدد دے - آمین +

ہمارے مضمون نگار

ہم اپنے سو یا لیاقت واجب التکریم فاضل مضمون نگاران کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیش قیمت اور قابل قدر مضامین سے الحکم کی عزت افزائی کریں اور اُسکے ہیچمیرز ایڈیٹر کا ہاتھ بٹا کر اور اسے قلمی امداد دینے میں کوتاہ قلمی نہ فرماویں -

پروفیسر

خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے امتحان وکالت میں شریک ہوئے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامیاب کرے +

ایڈیٹوریل

فخر انساب

(نمبر ۳)

الحکم کے پہلے ہی نمبر کے کالم استفسار میں چند سوالات شائع ہوئے تھے جنمیں سے ایک سوال متعلق سادات تھا ہم کو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے ناظرین نے پورے طور پر کالم استفسار کی طرف توجہ نہیں کی ورنہ یہہ کالم بہت ہی مفید اور سودمند ثابت ہوتا۔ امید ہے کہ ناظرین اس کالم استفسار کی طرف پوری توجہ کرینگے۔ سوال متعلقہ سادات کا جواب تو اس وقت ہمارے زیر نظر نہیں لیکن اس سوال سے ایک اور سوال پیدا ہوجاتا ہے جو ہمارے اس آرٹیکل کا عنوان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں یوں بھی بیان کرسکتے ہیں کہ انسان کو فخر نسب سے ہی یا حسب سے ہی؟ یہہ سوال اس قابل نہیں کہ سرسری طور پر اُسکا جواب دیدیا جاوے۔ [illegible] ہم اپنی جانب سے موقع چاہتے ہیں کہ اس سوال کے حل اور عقد کے لئے پوری کوشش کریں +

ہم جو کچھہ لکھیں گے وہ ہماری اپنی ذاتی رائے ہے جسکی تردید یا تائید کا ہر شخص کو اختیار ہوگا اور ہم خوش ہونگے اگر ہمارے بالغ نظر ناظرین جنمیں اکثر بڑے بڑے واجب التکریم فاضل اجل بھی ہیں اس مضمون پر اپنے خیالات ظاہر فرما کر ہمیں مشکور فرماویں گے۔ کیونکہ فخر انساب بھی منجملہ دیگر اسباب کے ایک باعث ہی جس نے اہل اسلام کو اوج اور عروج کے مستحکم چٹان سے پستی اور ضعف کے گڑھے میں دھکیل دیا ہی +

جہانتک ہمارا تجربہ ہماری واقفیت ہماری رہنمائی کرتی ہی ہم یہہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کی سب سے پہلی برکت جو دنیا میں تمدن اور معاشرت کے اصولوں کے استحکام کے لئے تھی۔ کہ اس نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے Distinction of cast تفریق ذات کو دور کیا۔ اس پر ہم مفصل بحث اپنے وقت پر کرینگے۔ فی الحال ہم عام طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا انسان کو نسب سے فخر ہی یا حسب سے۔ عام طور پر قدرت کے وسیع قانون پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو ہم کو ایک ننگی اور زنگی اور فرنگی میں کسی قسم کا اختلاف یا خصوصیت نظر نہیں آتی۔ قدرت نے جس قسم کے اعضا فرنگی کو دئے ہیں اسی قسم کے ایک افریقہ کے وحشی کو عطا کئے ہیں۔ جو ضروریات قدرتی اور فطرتی طور پر ایک ننگی کو حاصل ہیں وہی ایک امیر اور سلطان کا محتاج ہیں جس طرز اور ڈھنگ پر ایک تنبولی کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طریق پر ایک سید اور امیر کا بچہ جنم لیتا ہی۔ ان امور پر غور کرنے سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے بظاہر کسی قسم کا امتیاز بنی نوع انسان میں بحیثیت انسان ہونے کے نہیں رکھا اور نسبی طور پر کوئی شرافت اور عزت کسی کو حاصل نہیں ہم اس امر کے تسلیم کرنے میں منفرد ہی نہیں بلکہ اکثر بڑے بڑے فاضل اور وحید العصر علامہ بھی ہمارے ساتھہ ہیں چنانچہ ایک استاد اسی سوال کے جواب میں کہتا ہے۔ ؎

اعتبار شرف آدمیاں از حسب است
بہر تحقیق نسب آدم وحوّا کافی است

یہہ تو ایک عام مشاہدہ تھا جو ہم نے اپنے سوال کے جواب کو موکد کرنے کے لئے پیش کیا یعنی مشاہدہ صحیحہ اسی امر کی شہادت دیتا ہے کہ انسان کو نسب کے لحاظ سے کوئی شرف اور بزرگی حاصل نہیں اور نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہہ سوال پیدا ہوگا کہ کیوں ایسا ہوا۔ کوئی رذیل کوئی شریف کیوں بنایا گیا؟ اس لئے ہم تو یہی کہیں گے کہ خالق کائنات نے عام طور پر سب کو یکساں پیدا کیا اور پھر بعد اکتساب پر ہر ایک فرد بشر یا ممتاز ہوگیا یا ذلیل۔ ہم اپنے اس مضمون کو انشاء اللہ مذہبی رنگ میں بھی اپنے موقعہ پر دکہانے والے ہیں جو امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا + اس سے پیشتر کہ ہم مذہبی پہلو سے اس پر نظر کریں ہم اس کے دوسرے پہلو یعنی شرافت بلحاظ نسب پر بھی کوئی موسوم کرنا چاہتے ہیں جو لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ شرافت بلحاظ نسب ہی ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ نسب فی نفسہ چیز ہی کیا ہی۔ انسان کی پیدائش جو ایک ناپاک قطرہ اور ناپاک رستہ سے ہوتی ہے اس میں کوئی خاص امتیاز یا شرف کیا ہے۔ اور بفرض محال اگر مان بھی لیا جاوے کہ انسان کو نسب ہی سے فخر ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی سید زادہ کرسچن ہوکر علی الاعلان ولد عدنان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے تو کیا وہ پھر بھی واجب الاحترام اور لائق عزت ہوسکتا ہے؟ ہمارا خیال ہو کہ ایک سلیم الطبع انسان بھی اسکا یہی جواب دیگا کہ ہرگز نہیں پھر وہ شرف اور بزرگی جو اسکو حاصل تھی اگر نسبی طور پر تھی تو کدہر گئی۔ اسی کو ذرا اور وسیع کرکے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کسی سیّد کا کسی بازاری رنڈی سے ناجائز تعلق ہی ہو حمل قرار پاکر بچّہ پیدا ہو تو کیا وہ بچہ جو ولدالزنا ہے واجب العزت سمجھا جائیگا محض اسلئے کہ وہ ایک سید کا نطفہ ہی؟ ہم جانتے ہیں جواب ہوگا۔ مطلق نہیں۔ ان امور نظری اور بدیہی پر تھوڑی دیر غور کرلینے کے بعد یہہ سمجھہ لینا کچھہ مشکل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ شرافت کا اظہار نسب پر نہیں بلکہ حسب پر ہی۔ سعدی علیہ الرحمتہ نے اس مسئلہ کو گلستان کے ایک مقام پر یوں حل کیا ہی کہ دا کھہ کی کوئی عزت وحرمت نہیں۔ باوصفیکہ اس کا اصل آگ جیسا جوہر لطیف ہی اور شکر کی اپنے اصل نیشکر سے زیادہ قدر ہے کیونکہ اس کے ذاتی اوصاف اس سے اچھے ہیں +

بہرحال ان تمام باتوں کو یکجائی طور پر نظر کرلینے کے بعد یہہ نتیجہ نکال لینا بالکل آسان ہے کہ انسان کو نسب سے کوئی فخر نہیں۔ ہاں یہہ امر ایک جداگانہ امر ہے کہ جوہر لطیف میں بوجہ اور منشاء ہونے کے عموماً آثار ہوتے ہیں اسی وجہ سے اگر فخر کیا جاوے تو نازیبا نہ ہوگا لیکن ایسی صورت میں بھی نتیجہ یہی ہوگا کہ نسب کو حسب سے فخر ہوا کیونکہ اگر وہ اپنے قوٰی سے مناسب کام لیکر عزت اور شرف نہ پاتا تو نسب کو کوئی بھی نہ پوچھتا۔

ہم نے اوپر کہیں ایک استاد کا ایک شعر لکھا ہی کہ ؎

اعتبار شرف آدمیاں از حسب است
بہر تحقیق نسب آدم وحوا کافی است

اسکا مفہوم بالکل صاف اور صریح ہی کہ انسان کو حسب ہی سے فخر ہو ورنہ بلحاظ نسب کے تو سب بنی آدم ہیں اور قرآن کریم نے خلقکم من نفس واحدۃ کہکر اور بھی اس امر کو صاف کردیا ہی چونکہ تمام بنی نوع انسان بلحاظ نسب ایک ہی باپ یعنی ابو البشر آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے نسبی لحاظ سے ایک دوسرے کے بھائی بند ہیں اور مناسب نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرے بلکہ ایسا کرنا کسی صورت میں مناسب اور جائز نہیں بلحاظ انسانیت کے ہر ایک پر فرض ہی کہ ایک دوسرے کے رنج وراحت میں شریک ہو بقول سعدی علیہ الرحمتہ ؎

بنی آدم اعضاے یک دیگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند۔

جو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

اسی مضمون کے ماحصل کو ایک دوسرا خلیق اللسان کہتا ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

یہہ امر بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ اگر انسان دوسری بنی نوع بشر کو اپنا برادر اور ہمتانہ سمجھے ممکن نہیں اس کی رنج و راحت میں شریک ہو سکے اور فخر نسب کا پہلا نتیجہ تو یہہ ہے کہ انسان ہمچو دیگرے نیست سمجھ کر کسی کی ہمدردی و بہلائی میں حصہ نہیں لے سکتا +

یہی فخر و عصبیت کا دور کرنا اللہ کریم کو منظور اور مقصود تہا۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کو جو مسلم طور پر اشراف الناس اور جابر یہ تھے انکی بت پرست اقوام کا بہائی ارشاد فرمایا۔ چنانچہ منصوص ہے والی عاد اخاھم ھودًا۔ سورہ اعراف رکوع ۹ پارہ ۸ آیتہ ۶۵ اور سورہ ہود رکوع ۵ پارہ ۱۲ آیتہ ۵۰ - ترجمہ اور قوم عاد کی طرف انکے بہائی ہود کو بہیجا۔ والی ثمود اخاھم صالحا۔ سورہ اعراف رکوع ۱۰ پارہ ۸ آیت ۷۳ - اور سورہ ہود رکوع ۶ پارہ ۱۲ آیت ۶۱ - اور قوم ثمود کی طرف انکے بہائی صالح کو مامور کیا۔ والی مدین اخاھم شعیبا۔ سورہ اعراف رکوع ۱۱ پارہ ۸ آیت ۸۵ - اور سورہ ہود رکوع ۸ پارہ ۱۲ آیت ۸۴ - ترجمہ اور مدین کی طرف ان کے بہائی شعیب کو +

(باقی دوسرے نمبر میں)

مراسلات

مندرجہ ذیل چند سوالات کی اشاعت کی ہم سے درخواست کی گئی ہے یہہ سوالات جیسا کہ ہمارے بہائی میاں مولا بخش صاحب نے ظاہر کیا ہے کسی خاص موقعہ پیان کو حضرت امام حجتہ الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عیسائیوں کے لئے [illegible] تھے اور انکی اشاعت کی بہی حضور نے اجازت دیدی تھی لہذا ہم انکو نہایت عزت کے ساتھ الحکم میں جگہ دیتے ہیں اور عیسائی صاحبان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے جوابات تحقیقی طور پر لکہیں جیسا کہ میاں مولا بخش صاحب چاہتے ہیں کہ الحکم کے کالموں میں ہی انکے جوابات شائع کر دیئے جائیں اگر کوئی عیسائی لکہے اور ہم نہایت شوق اور فراخدلی سے ان کو شائع کرینگے + (اڈیٹر)

عیسائی صاحبوں سے ضروری استفسار

(۱) عہد عتیق کی کتابوں میں سے پوری دیانت کے ساتھ کوئی ایک ایسی پیشین گوئی بتاؤ جو صراحت کے ساتھ یسوع کی خدائی کی خبر دیتی ہو اور پہلے کتاب کے وارثوں یعنی یہود نے اسوقت یا اس سے پہلے کسی زمانے میں اپنی تعلیم و تعلم کے رو سے اسکو کوئی اور معنی نہ کئے ہوں +

(۲) یہود کے مختلف فرقوں کی شہادتوں سے ثابت کرو کہ کیا وہ سب یا انمیں سے کوئی ایک فرقہ اس زمانے میں یا اس سے پہلے حضرت موسیٰ تک کسی اور زمانے میں کسی ایسے خدا کے آنے کا منتظر تہا۔ جو نعوذ باللہ کسی عورت کے پیٹ میں مجسم ہو کر معمولی راستہ سے پیدا ہوگا +

(۳) یہود کے علماء کی شہادت سے ثابت کرو کہ موسیٰ سے لیکر آخر تک نبیوں کی معرفت نجات کے بارے میں ان کو کیا تعلیم ملی تھی۔ کیا ان کے اسوقت کے علماء اس گواہی کے دینے کے لئے تیار ہیں کہ ان کو ہمیشہ سے یہی تعلیم ملتی رہی کہ یسوع کے خون پر ایمان لانے سے نجات ملے گی۔ اور اگر اس وقت کے علماء نہیں تو کیا یہود کی کسی کتاب کے حوالے سے ثابت کر سکتے یا کسی گذشتہ زمانے کا حوالہ دے سکتے ہو کہ اس زمانے میں وہ سب یا ان کا کوئی خاص فرقہ اپنی نجات کا ذریعہ آنے والے یسوع کی سولی کو یقین رکھتا تہا +

(۴) کفارہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ڈہانپنے والا اور ڈہانکنے والا۔ جیسا کہ کافور کے معنی ہیں ڈہانپنے والا زہریلے مادہ کو۔ سو ان معنوں کے رو سے یسوع کے خون کا کفارہ باطل ہے۔ کیونکہ تمہارے ہی اقرار سے اس کفارہ پر ایمان لانے والے ہمیشہ سے بدکاریوں میں مبتلا رہے ہیں تمہیں ماننا پڑتا ہے کہ داؤد بہی خدا سے الہام پاکر یسوع کے کفارہ پر ایمان لایا۔ مگر باوجود اس ایمان کے اوریا کو قتل کرایا اور نعوذ باللہ اسکی عورت سے زنا کیا۔ اور اس کے ضمن میں دوسرے بہت گناہ کئے۔ یسوع کی تین نانیاں جن میں سے بنت سبع داؤد کی جورو تھی۔ کفارہ پر ایمان رکھتی تہیں مگر نعوذ باللہ یہہ سب زناکار تہیں۔ سو جب کہ کفارہ ان معنوں کے رو سے باطل ہوا پہر اس کے تو یہہ معنی ہوئے کہ یسوع پر ایمان لانے والا ہر ایک بدکاری کر سکتا ہے کہ وہ بخشا جائیگا +

(۵) عیسائی عقیدہ یہہ ہے کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا ناجائز ہے۔ اور دوسری بیوی سے اختلاط زنا کے حکم میں ہے۔ اس پر اعتراض یہہ ہے کہ اس اعتقاد کے رو سے (نعوذ باللہ) یسوع کی جائز ولادت نہیں ٹہہر سکتی کیونکہ اسکی پاک دامن دادی بنت سبع کا ناجائز تعلق جو داؤد سے ہوا تہا۔ وہ ننانوے جوروؤں کے بعد ہوا تہا سو عیسائی عقیدہ کی رو سے ایسی اولاد کا سلسلہ حلال طریق سے باہر ہے۔ اور توریت کی رو سے ایسی ذریت آسمانی برکات سے حصہ نہیں پا سکتی +

(۶) نعوذ باللہ اگر یسوع درحقیقت دوسروں کے گناہ اپنے سر پر لیکر اللہ تعالیٰ کی نظر میں لعنتی ہوگیا تہا۔ تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ خدا اس سے بیزار ہوگیا تہا۔ اور اس کو اپنی رحمت کے آستانے سے رد کر دیا تہا۔ اور اس وقت وہ خدا کا پیارا نہیں تہا۔ بلکہ فرعون اور دوسرے کافروں کی طرح مورد غضب تہا۔ اور جیسا کہ ملعون کا دل خدا سے جدا ہو کر سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی اسکا دل بہی سیاہ اور سخت ہوگیا تہا۔ اور جیسا کہ درحقیقت بے ایمان ہوتا ہے ایسا ہی وہ بہی درحقیقت بے ایمان اور مرتد ہوگیا تہا۔ کیونکہ دنیا بہر کے کتب لغت میں لعنت کا مفہوم ضروری طور پر ان تمام لوازم اور عوارض کو چاہتا ہے۔ سو بیان کرنا چاہیے۔ کہ کیا یہہ سچ ہے۔ کہ اس مفہوم کے مطابق وہ لعنتی ہوگیا تہا۔ اگر سچ ہے تو وہ نہ صرف گنہگار بلکہ کامل لعنت کی وجہ سے پورا ملعون ہوگیا تہا۔ کیونکہ کوئی ملعون نہیں کہلا سکتا۔ جب تک لعنت کے سارے لوازم اور لعنت کی ساری بدکاریاں اور بے ایمانیاں اس کے دل پر چھا نہ جائیں +

(۷) قیاس اور کانشنس اس بات کو چاہتا ہے کہ جس طرح بدی میں یہہ خاصیت ہے کہ وہ خدا سے دور ڈالتی ہے اور جہنم کی آگ کے لائق بناتی ہے۔ اسی طرح

نیکی میں بھی یہہ خاصیت ہو۔ کہ وہ بہر خدا سے ملادے اور بہشت کے لائق بنادے۔ قانون قدرت بھی یہی شہادت دیتا ہے۔ جیسا کہ بد پرہیزی اور بے اعتدالی مرض کو پیدا کرتی ہو۔ ایسا ہی پرہیز اور پابندی اعتدال صحت زائلہ کو واپس لاتی ہے۔ غرض جب کہ مجرد بدی اپنے اندر یہہ تاثیر رکھتی ہے۔ کہ اس کا مرتکب بغیر ضرورت کسی اور سبب کے ہمیشہ کے جہنم میں جاتا ہو تو اس صورت میں قانون قدرت اعتدال اس بات کو چاہتا ہے۔ کہ نیکی بھی کوئی ذاتی تاثیر جنت تک پہنچانے کی اپنے اندر رکھتی ہو۔ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے سے خدا تعالیٰ کی نظر میں کس قدر درجہ حاصل کیا۔ یہہ نیکی کی تاثیر کی ایک نظیر ہے۔ پھر جبکہ قدیم سے بدی کا کفارہ نیکی چلی آتی ہو تو پھر اس بناوٹی طریق سے کیا حاصل؟ کہ زید گناہ کرے اور خالد اس کی عوض میں پھانسی ملے۔ قانون قدرت میں اسکی کوئی نظیر دیکھی نہیں جاتی کہ ایک شخص کے سولی ملنے سے دوسرے شخص کی بیماری اچھی ہو جائے۔

(۸) چونکہ خدا نے کسی کو ہلاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا اس لئے بالطبع یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا نے ان پلید روحوں کی نجات کا کیا بندوبست کیا ہے جو انجیل کی رو سے ہمیشہ گناہ کرتے اور دوسروں کو ستاتے ہیں۔ پھر جب کہ کوئی شخص مجرد اعمال سے بچ نہیں سکتا۔ تو اس صورت میں یہہ سوال ہو کہ ان روحوں کے لئے اور اس مخلوقات کے واسطے جو ابن آدم سے پہلے گذر چکی یا جو دوسرے سیاروں میں آباد ہیں۔ خدا نے کس بیٹے کو سولی دیا کیونکہ یسوع نے انجیل میں کہیں یہہ دعوی نہیں کیا ہے کہ میرا کفارہ ان بنی آدم کے سوا دوسری مخلوقات کے لئے بھی ہے۔ فقط

الراقم

خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خاکسار شیخ مولا بخش تاجر چرم قصبہ ڈنگہ

۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء ضلع گجرات پنجاب

نوٹ: سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام جنکا ذکر قرآن کریم میں ہے وہ یہاں زیر بحث نہیں بلکہ وہ خیالی یسوع جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدائی کا دعویدار ہے۔ ایڈیٹر

نقش مواہب اکابر و مشاہیر

امام عسکری سیدنا ابو محمد زکی بن نقی رضی اللہ عنہما سنہ ۲۵۶ھ

اللہ ربی وھو عصمتی من خلقہ

میرا پروردگار خدا مجھ مخلوق کے شر سے باز رکھتا اسی کا کام ہے

امام مہدی سیدنا ابو القاسم محمد بن عسکری رضی اللہ عنہما سنہ ۲۶۴ھ له مقالید السموات والارض۔ آسمان کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

سراج الامۃ استاذ الائمۃ مجتہد اقدم امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سنہ ۱۵۰ھ

قولوا الخیر والا فاسکت اچھی بات کہہ نہیں چپ رہ۔

سیدنا امام ابو عبد اللہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سنہ ۱۷۹ھ

حسبی اللہ ونعم الوکیل مجھ خدا بس کرتا ہو وہ اچھا کام بنانے والا ہو۔

سیدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سنہ ۱۸۲ھ من عمل برایہ فقد ندم۔ جس نے اپنی سمجھ سے کام نکالا وہ بیشک شرمندہ ہوا۔

سیدنا امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ سنہ ۱۸۹ھ من صبر ظفر جس نے صبر کیا مستجاب ہوا۔

سیدنا امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی سنہ ۲۰۴ھ الراحۃ فی القناعۃ تھوڑی چیز پر خوش رہنے میں آرام ہے۔

معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اول بنی امیہ دمشق سنہ ۶۰ھ

رب اغفرلی اے پروردگار مجھے بخش دے۔

ابن معاویہ۔ خلیفہ دوم سنہ ۶۴ھ

ربنا اللہ ہمارا پروردگار خدا ہے

معاویہ ثانی خلیفہ سوم سنہ ۶۴ھ

الدنیا مغرور۔ دنیا گھمنڈ رکھتی ہے۔

مروان بن الحکم خلیفہ چہارم سنہ ۶۵ھ

رضائی ثقتی باللہ میری تمنا اور میرا بھروسہ خاص خدا کو ساتھ ہو

عبد الملک بن مروان خلیفہ پنجم سنہ ۸۶ھ

آمنت باللہ مخلصا میں نے سچے جی سے خدا کو مان لیا

ولید بن عبد الملک خلیفہ ششم سنہ ۹۶ھ

ربی اللہ لا اشرک بہ احدا

میرا پروردگار خدا ہے کسی کو اس کا ساجھی نہیں کرتا۔

ادھر ادھر کی باتیں

مسلمانان چین

مسلمانان چین کی نسبت ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ سو ترقی ہیں معاشر لوگوں کو غالباً یہہ معلوم نہیں کہ سلطنت چین میں مسلمان بکثرت موجود ہیں اور وہ جب چاہیں حکومت کو تہ و زبر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن وہ بالعموم فغفور چین کی اطاعت سے سرتابی کرنے کو پسند نہیں کرتے۔ پیکن اور ہانکن میں وہ عموماً تجارتی کسب کرتے ہیں اور سوائے قد و قامت اور مضبوطی کے اور سب طرح سے چینیوں کے مشابہ ہیں۔ البتہ صوبجات یونان اور کنسو میں زیادہ آبادی مسلمانوں ہی کی ہو۔ چین کے سرحدی علاقوں کے مسلمان جب سمرقند بخارا اور روسی ترکستان کے مسلمانوں کو زار کی حکومت میں نہایت آسودہ حال اور قانع دیکھتے ہیں۔ تو انہیں چینی حکام کا ظلم اور زیادہ شاق نہایت ناگوار گذرتی ہو۔ عام خیال ہو کہ روسی علاقہ کے مسلمان اپنے چینی ہم مذہبوں کو اسلحہ و سامان سے مدد دیتے رہتے ہیں۔

حج۔ تاکہ حاجیوں کے ذریعہ سے عرب میں طاعون نہ پھیلے اس سبب سے گورنمنٹ پنجاب نے یہہ اعلان دیا ہو کہ جو حاجی کراچی بندر کی راہ جانا چاہیں گے خواہ وہ پنجاب کے باشندے ہوں یا کسی دیسی ریاست ماتحت پنجاب کی رعایا ہوں۔ یا وہ پنجاب یا دیسی ریاست میں سے ہو کر گذریں وہ مقام لودھراں ضلع ملتان میں پہلے ڈاکٹر کی نگرانی میں رکھے جاوینگے بعد ازاں ان کو کراچی جانے کی اجازت دیجاویگی صرف لودھراں ہی میں حاجیوں کو جہاز کے ٹکٹ ملیں گے۔ جو شخص کہ لودھراں سے آگے چلا جائیگا۔ اس کو بیکار تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ کیونکہ آخر کار پھر اس کو ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے لودھراں آنا پڑیگا۔ امید کیجاتی ہے کہ لودھراں کے معائنہ سے حاجیوں کو حجاز میں قرنطینہ میں آسانی ہو جاوے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ پھر حجاز میں بہت کچھ تکلیف ہوگی۔ علاوہ ازیں حجاز کے امن میں بھی بہت کچھ خلل ہو۔ لہذا حاجیوں کو صلاح دیجاتی ہو کہ اب کے سال وہ اپنا حج کا ارادہ ملتوی رکھیں۔ آیندہ ان کو اختیار ہے۔ اگر وہ جانا ہی چاہیں گے تو ان کے جانے میں کوئی مشکل نہیں ڈالی جاویگی۔

کمپونی گیبٹ

اسلام کا خط عیسائیت کے نام

یار اغیار ہو گئے اللہ
کیا زمانے کا انقلاب ہو

ہمشیرہ مکرمہ زاد اقبالہا
بعد سلام نیاز کے

غالباً تم مجھے اچھی طرح پہچانتی ہو گی۔ وہ زمانہ جب ہم تم وطن میں ایک جگہ رہتے تھے۔ اور آمنے سامنے۔ صرف سڑک بیچ ہمارا۔ تمہارا مکان تھا۔ میرا گھر بھی بنا چنا تھا اور تم بھی ماشاء اللہ خوش و خرم تھیں +

میرا سلوک اگرچہ تم کو کسی وقت گراں گذرا ہو۔ لیکن حقوق کی حفاظت۔ ہمدردی۔ اخلاق و اخلاص میں میں نے کبھی اپنے بچوں کو تمہارے بچوں پر ترجیح نہیں دی میرے جس قدر اختلافات تھے۔ وہ صرف خیالات کے تھے نہ ذات کے۔ اور اس وجہ سے کبھی کبھی میرے تمہارے لاگو نغم میں شکر رنجی ہو جاتی تھی۔ جب دو شخص ایک جگہ رہتے ہیں تب ایسا ہو ہی جاتا ہے لیکن خدانخواستہ نہ مجھکو عداوت تھی نہ میں یہہ چاہتا تھا۔ کہ تمہارا گھر تڑوں میں رہے تمہارے خیالات کی آزادی بھی میں نے روا رکھی۔ اور اسی طرح جس طرح میرے خیالات کی آزادی خود مجھے تھی +

تمہارے بچے اُسی طرح آزادی سے میرے گھر میں کھیلتے کودتے تھے جس طرح میرے بچے۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے بچوں کو تمہارے بچوں کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے کی بھی اجازت دیدی تھی۔ شادی۔ بیاہ غمی۔ رنج میں تمہارا شریک رہا۔ آپس کی رشتہ مندی۔ مناکحت۔ مقاربت کو بھی میں نے نہیں روکا۔ تمہارے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور۔ تمہارے گھر کا پکا ہوا کھانا میں نے اپنے بچوں کیلئے اُسی طرح طیب و طاہر مانا جس طرح اپنے یہاں کا۔ غرضکہ ہم تم ہر طرح سے ایک تھے اور ہیں۔ ذات برادری رشتہ۔ سوا خیالات کے اختلافات کے جس میں نہ میرا نقصان ہے نہ تمہارا۔ سب میرا تمہارا ایک ہے۔ او ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا +

قریب قریب جہاں جہاں تم گئیں میں بھی گیا۔ اور شاید قیامت تک یہی حالت رہے۔ آخر وطن میں میرے تمہارے سوا اور بھی غیر قومیں آباد تھیں۔ اور محلہ میں بہت سی غیر جنس بھی پڑوسی تھے۔ لیکن زیادہ سے تیلاگو بہن۔ سوا تمہارے یا تمہارے بڑے بھائی کے اور کسی سے بھی مجھ سے یہہ سلسلہ ارتباط و اتحاد کسی سے بھی نہیں +

غصہ۔ رنج۔ خفگی۔ ناراضی کی دوسری بات ہے لیکن اب بھی میری اولاد سپوت اور لائق جہاں جہاں ہے اسکا تمہارے ساتھ۔ تمہارے بچوں کے ساتھ وہی برتاؤ اخلاص و محبت ہے۔ اور ہر طرح سے ہمدردی عزیزانہ اور برادرانہ برتتے ہیں۔ میں نے کسی حال میں تم کو فراموش نہیں کیا۔ خواہ خوشی ہو یا رنج جب میں یہاں آیا اور میرے قدم یہاں جمنے لگے۔ میں نے تم کو سات سمندر پار سے اپنی محبت کے دام میں یہاں کھینچ بلایا اور تمہاری مہمان نوازی کو اپنا فرض سمجھا۔ تمہارے لئے مکانات مہیا کئے۔ تمہاری آسائش کو ہر طرح مقدم سمجھا۔ جب زمانہ نے مجھے پست کرنا چاہا اور میرا ستارہ اقبال دھندلانے لگا۔ میں نے اپنے یہاں کی دوستوں اور ساتھیوں پر تم کو بھی فوقیت دی اور اپنے ہر کام میں تمہارا شورے تمہاری اعانت۔ تمہاری صلاح موجب برکت و تقویت سمجھتا رہا۔ یہاں تک کہ جب بالکل میرے پاؤں ڈگمگا گئے اور ضعف نے قطعی طاقت سلب کر لی۔ تب میں نے اپنی جانشینی صادق کے لئے تم سے اچھا کسی کو نہ پایا اور تم ہی کو اپنا مستقل جانشین تجویز کیا اور آخر تمام خزائن تمام املاک۔ تمام دولت تمام ملکیت تمہارے حوالے کر دی۔ اور اب تمہاری اعانت کے سہارے اپنے بچوں کو لیکر ایک گوشہ میں بیٹھ رہا۔ تم نے بھی میری قرار واقعی دستگیری کی۔ ہر طرح سے مجھے آسائش۔ آزادی۔ تقویت دی۔ میرے خیالات کو وسعت دی۔ میرے بچوں اور میری حفاظت کی۔ جان و مال۔ عزت و آبرو کی سب طرح کفیل رہیں۔ دولت حشمت۔ ایمان۔ ارکان میرے سب تمہاری ذات سے مستحکم و قائم رہے میرے احکامات کو نہیں ٹالا۔ میں اُسکا شکر گذار اور میری اولاد اسکی احسانمند +

لیکن بہن چند دن سے میں دیکھتا ہوں کہ بعض بعض اوقات مجھے رنج سی معلوم ہوتی ہیں آخر یہہ کیوں؟ سنو بہن۔ تم جانتی ہو میں منافق نہیں دغاباز نہیں۔ یا کاذب نہیں۔ یا اسکا شیر حلقہ میں ہو گیا ہوں لیکن غیرت۔ آن بان میری اُسی طرح زندہ دم ہے۔ زمانے گو مجھے لپیٹ لیا ہے۔ آسمان گو میرے خلاف ہے لیکن اپنی بات کا دھنی اور وضع دار ہوں۔ جس کا دوست ہوں اُسی طرح اُسکا دوست ہوں۔ اور خیر طلب جیسا تھا میری مفلسی کی وجہ سے میری اولاد تتر بتر ہو گئی کچھ کہیں چلی گئی۔ کچھ کہیں۔ جو میرے پاس یہاں رہی انکی تعلیم بھی مفلسی کی وجہ سے میں اپنی مرضی کے مطابق نہ دے سکا۔ بعضوں کو تم نے اپنی کنار عاطفت اور شفقت میں لیا۔ اور تعلیم محبت قدیمی کے مقتضا سے دی۔ گو میری تمہاری تعلیم میں تھوڑا فرق ہے۔ مگر ماشاء اللہ وہ بچے ہر طرح تم سے الفت خلوص اور محبت کا دم بھرتے ہیں اور دراصل تمہارے ہیں۔ کچھ بچے میں نے اپنے پاس رکھے۔ انکی تعلیم اگرچہ تغیرات و مفلسی کی وجہ سے میں اپنی مرضی کے موافق نہ دے سکا تاہم میری صحبت کی تعلیم نے ان پر اچھا اثر کیا۔ وہ میرے احکامات۔ میرے اصول پر چلتے ہیں۔ تمہارے وہ ہر طرح دل سے مطیع ہیں نہ تمہارے وہ مخالف ہیں۔ نہ تم کو ان سے کوئی وحشت کی وجہ۔ ہاں میری وہ اولاد جو مجھ سے دور ہے جنگلوں اور پہاڑوں میں اُنکا مسکن ہے۔ ان کے افعال کا نہیں ذمہ وار ہوں نہ میرے اور بچے۔ ظاہر کہ میری تعلیم کا کچھ بھی اثر انکو نہیں ملا۔ نہ میری صحبت اُٹھائی۔ آدمیوں کی صحبت بھی ان کو نہیں ملی۔ وہ میرے ساتھ ہی کون بہت اچھے ہیں جو تم کو انکی شکایت ہو۔ انکی حالت بالکل درندوں کی سی ہے انکی پاداش عمل ان کو بھگتنا چاہئے نہ مجھے یا میرے اور بچوں کو +

میں نے حاشا کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا نہ میری اولاد نے۔ مصر میں تم چڑھ گئیں۔ وہاں بھی میری اولاد تھی لیکن میرے یہاں کے بچوں نے تمہارے حق نمک کو قوم پر ترجیح دی۔ اور حکم بھی چلا یہی تھا کہ احسان کا عوض نہیں چاہا انسان کے۔

تم کابل کی طرف گئیں۔ میری اولاد نے یہاں نمبر وہاں بھی لیا۔ نہ تم قومی کا پاس آیا نہ اخوت کا لحاظ ہوا تمہارے پسینہ پر خون گرایا +

تمہارے نوکر ہو کر تم سے دغا کی۔ میری اولاد نے اس میں بھی تمہاری اطاعت سے منہہ نہیں موڑا۔ اور تمہارا ہاتھ نہیں اٹھا دیا جسکا صلہ تم نے بھی قرار واقعی دیا اور پوری محبت سے قدر دانی کی +

تم میں وہ باتیں جو میری رو کاوٹ کا سبب ہوں ہیں ہی نہیں پھر خیر ہیں مجھ کو تم سے بدگمان ہونے یا بددل ہونے کی کون وجہ ۔ جب سے خدا نے مجھے تمہارے زیر سایہ رہنے کا حکم دیا ۔ اور زمانہ نے میری اولاد کو تمہاری ہانڈی میں سے کھانے کا حصہ دیا ۔ میں تمہارا دست نگر ہوا ۔ تم نے خیالات کے اختلافات کو بھی الگ کھدیا ۔ اور میں اس کا شکر گذار ہوں کہ کبھی چھوٹے سے چھوٹے ہی ہیں بحث کا حاصل کو نہیں چھیڑتی ہو بلکہ ہر طرح میری کفیل اور معین ہو ۔ کہنے والی بات کہی جاتی ہو تم جانتا ہوں مناسب سمجھے تم سے سوا اختلاف خیالات کی نفرت کب تھی ۔ اور میں نے تم کو کسی حالت میں نظر حقارت سے نہیں دیکھا ۔ اگر یہی حالت ہوتی تو مدتوں سے تمہارا میرا ساتھ یہاں بھی ہے کہ کبھی میں نے تم کو بری نظر سے دیکھا ہے ۔ تم جانتی ہو ۔ سچائی راست روی میرا مسلک ہے ۔ خدا نے بہت دن سے تمہاری سرپرستی میں رکھا ہے ۔ اور مدت سے پردیس یہاں ہی ہے ۔ میرے تمہارے کبھی ایسی ان بن ہوئی جس نے تم کو مجھ سے بدگمانی کی وجہ تھی ۔ ابھی چند دن کا ذکر ہے میری اولاد کا ایک غریب آدمی اودھ چھوڑ کر پنجاب کے ایک بادشاہ جلیل القدر پر ایک اختلاف اور مظالم کی خبر سنکر چڑھ گیا اور بات کے آگے جان دیدی +

لیکن ایمان سے کہو بہن ۔ کبھی تمہاری طرف تمہاری اولاد کی طرف کسی نے تیزی یا رنج سے دیکھا ہو ۔ حالانکہ پیشت پنجاب کے تم بہت قریب تھیں +

میری ذات میں کوئی خوشامد نہیں میں تو ایک صاف گو شخص ہوں ۔ تمہارا میرا ساتھ محبت کا تمہاری امیری کا نہیں ۔ اور تمہاری عادت کا بھائی ہوں ۔ بلکہ ایسے وقت سے ہوں جب میں بھی خوشحال تھا ۔ تم کو مجھ سے کسی طرح بدگمان نہ ہونا یا نگاہ وحشت سے نہ دیکھنا چاہئے در اصل میری اولاد کی پرداخت میری قوت اس وقت سب خدا نے یہاں تمہاری دستگیری و اخلاص پر منحصر کی ہے ۔ تابعداری تمہاری میری اولاد پر فرض ہے اور بجز تمہارے یہاں میرا کون ہے ۔ تم کو چاہئے کہ میری طرف سے سب خیالات وحشت خیز کو درست رکھو ۔ میں تمہارا ہر حال میں دوست ہوں اور تمہارا خیر طلب ۔ اور اگر تم ہی مجھ سے بیزار ہو گی تو میں پھر اس پردیس میں یا کس کا ہو کے ہوں گا ۔

سالم ۔ تمہارا چھوٹا بھائی اسلام انتہد ۔

چند قابل قدر تصنیفات

عطر مجموعہ یہ ایک ماہواری اسم بامسمی رسالہ ہوگا جس میں ہر مذاق کے انسان کے لئے مصالحہ جمع کیا جائیگا یعنی نصف حصہ میں تو کوئی پھڑکتا ہوا ناول ہوگا ۔ اور باقی نصف کے چار حصے کرکے حصہ اول میں علمی و اخلاقی مضامین ۔ دوم میں مشہور لوگوں کے سوانحات عمر ۔ سوم میں اعلیٰ اور مستند طبی معلومات ۔ اور چہارم میں نازک خیال شعرا کے منتخب کلام حجم کم سے کم ۳۲ صفحے ہونگے قیمت عما سالانہ تین سو درخواستوں کے آنے شائع کیا جائیگا +

گلاب کور ایک دکھیاری کی سرگذشت انجوڑ شادی کے نقصانات ۔ سونیا داہ ۔ بردہ فروشوں کے ٹیلے ۔ ساہوکاروں کی کرتوتیں سچائی کی عظمت عفت کے بچانے کی مشکلات حسن و عشق کے کرشمے ان سب چیزوں کو گلاب کور کی زندگی میں جمع پائیگا ۔ مصنفہ منشی ۔ احمد حسین خانصاحب مترجم عدالت سشن لاہور قیمت ۴ر +

گردش ایام ۔ حسن و عشق کی داستانیں طوالیفوں کی بناوٹی محبتیں ۔ خاندانی تباہیاں ہجر و وصل کی کہانیاں دیکھنی ہوں تو گردش ایام دیکھئے مصنفہ منشی احمد حسین خانصاحب مترجم عدالت سشن لاہور ۔ قیمت ۵ر +

جنٹلمین ۔ اہا جنٹلمین بننے کی کس کو خواہش نہیں مگر ایک فسٹ کلاس جنٹلمین کی زندگی کا خاکہ بھی مصنفہ منشی احمد حسین خانصاحب مترجم عدالت سشن لاہور ۔ قیمت ۸ر +

کلید دیوناگری ۔ راجپوتانہ کی ریاستوں میں دیوناگری مروج ہے جو ہمارے ہاں کے لوگ بالکل نہیں جانتے پس جس کسی کو راجپوتانہ میں نوکری کرنی منظور ہو یا دوستوں سے خط و کتابت کرنی منظور ہو اس کتاب کو خرید کر پنڈت مہیں استاد پنجاب ۔ قیمت ۳ر +

کتاب تاریخ دربار لاہور دسمبر ۹۴ء کو دربار لاہور کی تمام کمال کیفیت کا تحریری فوٹو معہ حضور و السرائے کمانڈر انچیف ہندوستان کی گورنمنٹ ہند اور لفٹننٹ گورنر پنجاب اور تمام الیان ریاستہائے پنجاب کی عکسی تصاویر کے کھینچا گیا ہے صرف اسکی تصاویر ہی فوٹوگرافوں سے جا پہنچ کو لینی ہونگی قیمت ۸ر +

المشہور شریف حضرت غوث اعظم معہ ادعیہ قرآن المعظم

حضرت پیران پیر کی بے نظیر تصنیف اور دعائیں در مقبولیت کا خزانہ خیر و برکات کا مجموعہ اور قرآن کی چھوٹی چھوٹی دعائیں کا گلدستہ اور ماثور مقبولہ قیمت ۱ر

[illegible] قیمت ۱۲

[illegible] لاہور

توسیع اشاعت الحکم

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ناظرین کو توسیع اشاعت الحکم کا خیال پیدا ہو گیا ہے ۔ چنانچہ ذیل میں ہم اپنے دو عنایت فرماؤں کے نام شکریہ سے درج کرتے ہیں جنہوں نے عملی طور پر اس سلسلہ کو شروع کیا ہے ۔ اول الذکر تو بابو محمد افضل صاحب کلرک ممباسہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی قسم کی تحریک کے تین خریدار بہم پہنچائے ہیں بابو صاحب نے اخبار کے متعلق چند مفید صلاحیں بھی بتائی ہیں جن پر ہم شروع سال سے انشاء اللہ مناسب عمل کرینگے ۔ توسیع اشاعت الحکم میں سب سے بڑھ کر قابل شکریہ ہمارے مکرم بھائی میاں نبی بخش صاحب شملہ ہیں جنہوں نے قبل از اجرائے اخبار چھ خریدار بہم پہنچا کر پہلے ہی نمبر پر قیمت بھی بھجوا دی ۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء ۔ بہرحال ہم شکریہ کے ساتھ انکے نام درج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ پورے دس خریدار پیدا کر کے الحکم کے محبی کہلائیں گے اور دوسرے معزز احباب جن کے اسماء گرامی دوسرے وقت شائع کرینگے اپنے مشہور نام کی موافق خریدار دینگے +

(۱) جناب بابو محمد افضل صاحب ممباسہ بذیل صاحبان کے نام اخبار جاری کرنیکی ہدایت کرتے ہیں

(۱) ڈاکٹر محمد اسماعیل خان انڈین کنٹنجنٹ ممباسہ (مشرقی افریقہ)

(۲) میاں حرمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے ممباسہ (")

(۳) بابو محمد اسحاق اوورسیر یوگنڈا ریلوے (")

(۲) جناب منشی الہ داد صاحب کلرک رجسٹری صدر شاہ پور مندرجہ ذیل چار خریدار پیدا کرتے ہیں +

(۱) منشی قمر الدین صاحب عرضی نویس (خوشاب)

(۲) قاضی قادر علی صاحب محرر خوش جنگلی شاہ پور

(۳) منشی محمد حاکم خان صاحب سارجنٹ پولیس شاہ پور

(۴) منشی غلام محمد خان صاحب محرر صدر شاہ پور

ہم مندرجہ بالا احباب کے شکر گذار ہیں کہ وہ الحکم کی اشاعت اپنا فرض سمجھتے ہیں منشی الہ داد خان صاحب کی منشی قیمت رائے جو الحکم کے متعلق متواتر موصول ہوئی ہے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اس کے ساتھ کسی دوسرے وقت الحکم کی نسبت ملکی آواز کے تحت میں شائع کرینگے +

ناظرین الحکم کی ضروریات کو زیر نظر رکھ کر خریداری اور اسکی توسیع اشاعت میں ساعی ہو کر خاکسار ایڈیٹر کو ممنون فرمائیں

بیوگرافیکل ڈکشنری

(نمبر ۲)

(ابراہیم) ولید بن عبدالملک کا بیٹا امویہ خاندان کے شاہوں میں سے بارہواں بادشاہ ہوا (۷۰) دن حکومت کر کے (۱۲۷ھ) صفر کے مہینے میں تخت سلطنت چھوڑنے پر مجبور کیا گیا - ۳۲ برس کی عمر میں مرگیا +

(ابراہیم بن ادہم) بلخ کے شہزادے ہیں راہ خدا میں اپنے آپ کو ڈال کر مکہ مکرمہ چلے گئے حضرت سفیان ثوری اور دیگر مشائخ کی صحبت میں رہ کر کبار اولیاء اللہ میں شمار ہونے لگے - بعدہ شام کو چلے گئے اور بروایت صحیح (۱۶۱ھ) میں وہاں رحلت کی پیشہ کی آفات سے بسر اوقات کرتے تھے +

(ابراہیم پاشا) مصر کے محمد علی پاشا کے بیٹے یا لےپالک کا نام ہے (۱۲۰۴ھ) میں پیدا ہوا مصر کے تجدید انتظام میں محمد علی پاشا کو اس سے بہت مدد ملی تھی - حرمین شریفین سے وہابیہ فرقہ کو نکالا فن سپاہ گری میں ایک بڑا شخص شمار کیا جاتا ہے (۱۲۶۵ھ) میں اپنے باپ کی وفات سے چند مہینہ اول مرگیا +

(ابراہیم حقی) مشائخ و عارفین میں سے ہیں ارض روم کے ضلع میں حسن قلعہ نام قصبہ میں پیدا ہوئے - معرفت نامہ نام کتاب جس میں مختلف علوم سے بحث کی گئی ہے انکی مشہور کتاب ہے (۱۱۸۶ھ) میں رحلت کی +

(ابراہیم خان) سلطان احمد اول کا شہزادہ اور سلاطین عثمانیہ میں سے سولہواں بادشاہ تھا (۱۰۲۴ھ) میں پیدا ہوا (۱۰۴۹ھ) میں تخت سلطنت پر جلوس کیا - ابتدائے سلطنت کے نو برس نہایت امن سے گئے اور اسی عرصہ میں قلعہ خانیہ فتح کیا مگر آخر میں عیش و عشرت میں پڑ گیا (۱۰۵۸ھ) میں سلطنت کو ترک کر کے دنیا کو بھی خیر باد کہا مسجد ایاصوفیا میں مدفون ہے +

(ابراہیم متفرقہ) ہنگیرین تھا اور آخر میں بشرف اسلام سے مشرف ہو گیا - سلطنت عثمانیہ میں چھاپہ کے فن کو اول اس نے ہی شروع کیا (۱۱۳۹ھ) میں سید افندی کے ساتھ میں حروف کھدوا کر اول اول

(لغت الفضولی) کو چھاپا - ایک ذہین آدمی تھا انکی تصانیف بھی ہیں (۱۱۵۸ھ) میں انتقال کیا +

(ابن ابی سرح) عبداللہ بن سعید حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے شریک بھائی تھے مکہ کی فتح سے اول مشرف باسلام ہو کر کاتب وحی مقرر ہوئے - مگر بعد میں پھر ارتداد کیا - مکہ کی فتح کے وقت ان کے قتل کی اجازت دیدی گئی تھی - مگر حضرت عثمان غنی کی سفارش سے قصور معاف کر دیا گیا لیکن آخر میں پھر سچے دل سے دین مبین اسلام قبول کر لیا +

(ابن اثیر) تین ہیں - اور بھائی بھائی ہیں - تینوں بھائیوں کا فاضل اجل ہونا بہت نادر بات ہے ان میں سے پہلے ابن اثیر کا نام ابوالسعادات مبارک ہے - اور مجدالدین لقب ان کا پڑ گیا تھا - حدیث شریف میں (نہایہ) اور (جامع الاصول) کے مولف ہیں (۶۰۶ھ) میں موصل میں وفات فرمائی - دوسرے ابن اثیر ابوالحسن علی ہیں کہ ان کو عزالدین کہتے ہیں - تاریخ (کامل) اور (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) انہی کی تالیفات ہیں - ان کا بھی (۶۳۰ھ) میں بمقام موصل انتقال ہوا تیسرے کا نام ابوالفتح نصر اللہ اور لقب ضیاءالدین ہے (المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر) ان کی تالیف ہے (۶۳۷ھ) میں بغداد میں رحلت کی +

(ابن انباری) ابوبکر محمد - علم ادب اور تفسیر حدیث میں مشہور آدمی ہیں (غریب الحدیث) انکی مشہور تالیفات میں سے ہے (۲۷۱ھ) میں پیدا ہوئے اور (۳۲۸ھ) میں رحلت کی +

(ابن بطوطہ) ابو عبداللہ محمد - اپنے زمانہ کا بڑا سیاح ہے - خلیفہ عباسیہ میں سے متوکل علی اللہ کے حکم سے جو مختصر سیاحت نامہ اس نے اپنا لکھا تھا - یورپ میں مشتہر چھاپا گیا ہے اور وہاں کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا - اس کے سوا ایک مفصل سیاحت نامہ بھی تھا - مگر خدا جانے کہاں گم ہو گیا (۷۰۳ھ) میں طنجہ میں پیدا ہوا - اور (۷۷۹ھ) میں وفات پائی +

(ابن بغوی) ابوالحسین احمد نوری - صوفیائے کبار میں سے ہیں - بغداد میں پیدا ہوئے اور حضرت جنید بغدادی کے ہم رتبہ شمار ہوتے تھے - ۲۹۵ھ میں

انکے ہمیشہ تسبیح رہتی تھی (۲۹۵ھ) میں وفات پائی یہ آپ کا مقولہ ہے +

لاتغرنک صفۃ العبودیۃ فیہا نسیان الربوبیۃ

(ابن بواب) ابوالحسن علی - ابن مقلہ کے بعد ایک بہت بڑا خوشنویس ہے - ابن مقلہ نے خط کوفی سے اخذ کر کے نیا طرز تحریر ایجاد کیا - اور ابن بواب نے اسکی اصلاح کی (۴۲۳ھ) میں بغداد میں وفات پائی +

(ابن بیطار) ابو محمد ضیاءالدین عبداللہ - اندلس کے ملاقہ شہر میں پیدا ہوا تحصیل علم کے بعد علم نباتات کے حاصل کرنے کے بعد اٹلی اور یونان کی طرف گھوم کر اس علم کے ماہروں سے گفتگو کرتا رہا - اور علماء مصر کے روبرو جب اپنی تحقیقات بیان کیں تو ان کو حیرت میں ڈال دیا (۶۴۶ھ) میں دمشق میں انتقال [illegible] ابن بیطار) اور (المغنی فی الادویۃ المفردہ) نے انکی تالیفات میں سے بہت شہرت حاصل کی +

(ابن جرموزہ) عمر - ایک بیچارہ مسلمان کا نام ہے جس نے واقعہ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا - اس خیال سے کہ اس فعل سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ خوش ہونگے - کیونکہ واقعہ جمل میں حضرت زبیر نے حضرت علی کا ساتھ نہیں دیا تھا - لیکن ابن جرموز کی اس نالائق حرکت پر خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کو دوزخ کی بشارت دی - اس کی تاب نہ لا کر ابن جرموز نے حضرت زبیر شہید رضی اللہ عنہ کی تلوار سے اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا +

(ابن جنی) ابوالفتح عثمان نحو کے عالموں اور ادیبوں میں سے ہے - اس کے اشعار بھی ہیں (۳۳۰ھ) کے قریب موصل میں پیدا ہوا اور (۳۹۲ھ) میں وفات کی +

(ابن حاجب) ابو عمر جمال الدین عثمان مالکیہ کبار میں سے ہیں - ان کا باپ کردی تھا اور امیر عزالدین صلاحی کا حاجب (دربان) تھا - ابن حاجب نے مصر میں تکمیل تحصیل کی اور وہاں سے دمشق میں جا کر پڑھانے میں شہرت حاصل کی - ان کے کمال کے ثبوت میں کافیہ اور شافیہ مشہور کتابیں ہیں (۵۷۰ھ) میں ملک مصر کے اسنا نامی قصبہ میں پیدا ہوئے اور (۶۴۶ھ) میں اسکندریہ کے اندر وفات پائی +

بچوں کا حصہ

نئی گنتی

نمبر ۲

اصغر - چھ -

دادی - پہلی اور چوتھی قل کی چھ چھ آئتیں - حدیثوں کی چھ معتبر کتابیں صحیح بخاری - صحیح مسلم - ابو داؤد - ابن ماجہ ترمذی - نسائی - چھ کلمے طیب - شہادت - تمجید - توحید استغفار - رد شرک - ۶×۶ = ۳۶ +

اصغر - سات

دادی - سات منزلیں قرآن شریف کی سات آئتیں و الحمد للہ و قل کی ہفتے کے سات دن - سات آسمان - سات زمینیں - سات سمندر - سات براعظم - سات دوزخ - سات ستارہ - سات ارکان نماز - نیت تکبیر اول - قیام - قرات - رکوع - سجدہ - قعدہ آخیر - ۷×۷ = ۴۹ +

اصغر - آٹھ -

دادی - الم نشرح - والتین - الھکم التکاثر میں سے ہر ایک سورت کی آٹھ آٹھ آئتیں - آٹھ بہشت - آٹھ خشخاس کا ایک چاول - آٹھ چاول کی ایک رتی - آٹھ رتی کا ایک ماشہ - آٹھ پیسوں کی ایک دونی - آٹھ دونی کا ایک روپیہ - ۸×۸ = ۶۴ +

اصغر - نو -

دادی - اذا زلزلت کی نو آئتیں - رسول خدا کے نو حرم عرش اور کرسی ملکی نو آسمان - اکبر کے نو رتن - نو مربع فٹ کا ایک مربع گز - ۹×۹ = ۸۱ +

اصغر - دس -

دادی - القارعہ کی دس آئیں - دس قرائتیں قرآن شریف کی - دس دن عاشورہ کے - دس دن اعتکاف کے - بی بی رابعہ کی دس روٹیاں - دہ در دہ حوض کا پانی شرع کے حکم سے ناپاک نہیں ہوتا - دس یار بہشتی (عشرہ مبشرہ) ابوبکرؓ - عمرؓ - عثمانؓ - علیؓ - طلحہؓ - زبیرؓ - ابو عبیدہؓ - عبدالرحمنؓ - سعدؓ - سعیدؓ - ۱۰×۱۰ = ۱۰۰ +

اصغر - گیارہ -

دادی - والعادیات اور والضحی کی گیارہ گیارہ آئتیں حضرت یوسف کے گیارہ بھائی - گیارہ طبقہ زمین - گیارہ حضرت یوسف کی ... - ۱۱×۱۱ = ۱۲۱ +

دادی جان سے ایسی عجیب گنتی سننے پر دونوں بہن بھائی ایسے محو ہو گئے کہ دادی کے آگے کہنے پر جھٹ دونوں ہم آہنگ ہو کر بولے ... آگے ... ہم بتا دیں ...

کلثوم - بارہ

دادی - حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے - بارہ دن وفات کے - بارہ مہینے کا سال - بارہ برج - بارہ مقام - بارہ امام بارہ برس بلوغت کے - بارہ ماشہ کا ایک تولہ بارہ انچہ کا ایک فٹ - بارہ پائی کا ایک آنہ - بارہ پنس کا ایک شلنگ ۱۲×۱۲ = ۱۴۴ +

اصغر - تیرہ -

دادی - تیرہ تیزیاں - تیرہ حرف قاعدہ میں بے نقطہ تیرہ برس سکندر بادشاہ کی اسیرگی - تیرہ نماز کے فرض - نیت تکبیر اولی - قیام - قرات - رکوع - سجود - قعدہ - اخیر جامہ پاک جگہ پاک جسم پاک - ستر - قبلہ - نماز سے باہر آنا - ۱۳×۱۳ = ۱۶۹ +

کلثوم - چودہ -

دادی - چودہ طبق - چودہ دن چاند کے کمال اور چودہ زوال کے - چودہ پیروں کے خانوادے - چودہ سجدہ قرآن شریف میں - ۱۴×۱۴ = ۱۹۶ +

اصغر - پندرہ -

دادی - والشمس کی پندرہ آئتیں - پندرہ سیپارہ نصف قرآن - پندرہ حرف نقطہ دار - پندرہ دن کا آدھا مہینا - پندرہ مہینے کے بعد ہنستی بچہ چلتی ہے - پندرہ سال انتہا بلوغت - ۱۵×۱۵ = ۲۲۵ +

کلثوم - سولہ -

دادی - سولہ دگنے بتیس دانت - سولہ سنگار - وضو کے توڑنے کی سولہ چیزیں - سولہ آنہ کا ایک روپیہ - سولہ گرہ کا ایک گز - سولہ چھٹانک کا ایک سیر - ۱۶×۱۶ = ۲۵۶ +

اصغر - بھلا سترہ

دادی - سترہ فرض نماز - سورہ طارق کی سترہ آئتیں سترہ حملے محمود غزنوی کے - سترہ قسم کے غلے حضرت رسول مقبول نے ریتلی زمین میں سے معجزہ کے ساتھ پیدا کئے سترہ گنا دکبیرہ - ۱۷×۱۷ = ۲۸۹ +

کلثوم - اٹھارہ -

دادی - والسماء ذات البروج کی اٹھارہ آئتیں اٹھارہ ہزار عالم - اٹھارہ بیٹے حضرت موسیٰ کے ... انگریزی کے رو سے اٹھارہ سال کا بالغ ہوتا ہے ۱۸×۱۸ = ۳۲۴

... انیس ... کلمہ بسم اللہ ... [illegible] ... ۱۹×۱۹ = ۳۶۱

کلثوم - بیس -

دادی - سورۃ تغابن کی بیس آئتیں بہشت کے بیس دروازے - پرانی دنیا کے بیس دریا - تراویح کی بیس رکعتیں - ہاتھ پاؤں کی بیس انگلیاں - بیس شلنگ کا ایک پونڈ - ۲۰×۲۰ = ۴۰۰ +

اسکے بعد علم السانے کہا کہ آج کیواسطے اتنا ہی رہنے دو جنکل پھر یاد کر کے سنا دو گے تو میاں مٹھو پھر تمہیں آگے سناؤنگی +

اصغر - دادی جان بس دونے تو اپنی گنتی آپ کو سنا دی بھلا کلثوم بھی کچھ بتا وے - اس کو تو کچھ بھی نہیں آتا صرف منہ بنانا ہی جانتی ہے -

دادی - واہ رے میاں مٹھو - ارے میری کلثوم تو ایسی ایسی باتو نکی پیاری ہے کہ تیرے ابا جان کو بھی نہ آتی ہوں چاہے تو ابھی تجھے تیس سیپارہ قرآن شریف کے نام نوک زبان سنا وے +

کلثوم نے دادی سے سنتے ہی جھٹ پٹ یوں شروع کر دیا!

آلم - سیقول - تلک الرسل - لن تنالو - والمحصنت - لا یحب اللہ - واذا سمعو - ولو اننا - قال الملا - واعلمو یعتذرون - ومامن دابہ - وما ابرئ - ربما - سبحن الذی قال الم - اقترب للناس - قد افلح المومنون - وقال الذین - امن خلق السموت - اتل ما اوحی - ومن یقنت - ومالی - فمن اظلم - الیہ یرد - حم - قال فما خطبکم - قد سمع اللہ - تبارک الذی - عم - اور پھر خوش ہو کر بولی - دادی جان میں نے تیسوں سیپاروں کے نام سنا دئے ہیں -

دادی شاباش - آفرین - خدا تم دونوں کی عمر میں برکت دے بٹیا اصغر اب تم کو نیند آتی ہے آؤ اب ملکر دعا مانگیں اور پھر سو جانا - یہ سنکر دونوں بہن بھائی بڑے شوق سے آگے بڑھے - دادی نے دونوں کو گود میں لیا اور روبہ قبلہ ہو کر انکے ننھے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر یوں دعا مانگنی شروع کی +

خدایا ہم سب تیرے بندے ہیں ہم تیرے غلام ہیں ہم تیری نوکر ہیں تو نے ہی ہمکو پیدا کیا تو ہی ہمکو کھلاتا ہے تو ہی ہمکو کپڑے دیتا ہے تو ہی ہم کو امیر بناتا ہے اور تو ہی جسکو چاہے فقیر کر دیتا ہے تو اکیلا ہے اور کوئی دوسرا تجھ سا نہیں ہے ہم تیرے ہی آگے سر جھکاتے ہیں اور تجھ سے ہی مرادیں مانگتے ہیں تو ہی بیماروں کو تندرست کرتا ہے اور تو ہی ہماری مرادیں پوری کرتا ہے - خدایا ہم نے تیرا سچا مذہب اسلام قبول کیا ہے تو ہم کو اسی میں رکھ ہم تیرے پیارے نبی ... حضرت ... پر ایمان لائے ہوئے ہیں ... ہمارے ... دنیا ... سب اسلام میں آجاویں اور گمراہی سے نجات پاویں ... الٰہی میرے ننھے ننھے اصغر اور میری بھولی کلثوم کی عمر دراز کر انکو ... نیک ... ماں باپ کو انکے سلامت رکھ اور انکو دنیا کی مصیبتوں سے بچا ... آمین +

شیخ یعقوب علی ... ایڈیٹر و پرنٹر کے لئے ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپا